36647 ـ مسجدنبوی کی زیارت کےوقت سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

مسجد نبوی کی زیارت کے وقت کونسی غلطیاں واقع ہوتی ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بعض حجاج کرام سے مسجد نبوی کی زیارت کے وقت کئی ایک امور میں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں :

اول :

بعض حجاج کرام کا یہ اعتقاد ہوتا ہےکہ مسجد نبوی کی زیارت کا حج سے تعلق ہے ، اورمسجد نبوی کی زیارت کے بغیر حج کرنا جائز نہیں بلکہ بعض جاہل قسم کے لوگ تواسے حج سے بھی زیادہ اہم سمجھتے ہیں ! اوریہ اعتقاد باطل ہے ، لہذا حج اور مسجد نبوی کی زیادت کے مابین کوئی تعلق نہیں اورحج اس کے بغیرہی مکمل ہوجاتا ہے، اورمسجدنبوی کی زیارت بھی حج کے بغیرمکمل ہوجاتی ہے ، لیکن عرصہ قدیم سے ہی لوگوں کی یہ عادت بن چکی ہے کہ وہ مسجد نبوی کی زیارت حج کے سفرمیں ہی کرتے ہیں کیونکہ بار بار سفر سے انہیں مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

اوراسی طرح مسجد نبوی کی زیارت حج سے زیادہ اہم بھی نہیں بلکہ حج تو دین اسلام کا ایک رکن ہے اوراس کی عظیم مبادیات میں سے ہے ، لیکن مسجد نبوی کی زیارت کا یہ حکم نہیں ہے، ہمیں علم نہیں کہ اہل علم میں سے کسی ایک نے بھی مسجد نبوی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا حکم واجب بتلایا ہو۔

اورجونبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس نے بھی حج کیا اورمیری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ ظلم کیا) یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے اوردینی معلومات کے بھی منافی ہے ، کیونکہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی توپھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت واجبات میں سےسب سے زیادہ واجب ہوتی ۔

دوم :

مسجدنبوی کے بعض زائرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا طواف کرتے ہیں، اورحجرہ شریف کی جالیوں اوردیواروں کوچھوتے ہیں ، اوربعض اوقات تواس کا بوسہ بھی لینا شروع کردیتے ہیں اوراپنے رخسار اس کے ساتھ لگاتے ہیں ، یہ سب کچھ بدعات ومنکرات میں سے ہے ، اس لیے کہ کعبہ کے علاوہ کسی اورچیز کا طواف ایسی بدعت ہے جوحرام ہے ، اوراسی طرح بوسہ لینا اورچھونا اوراپنے رخسارلگانا کعبہ کی خاص جگہ پر ہی مشروع ہے ، لہذا اس طرح حجرہ شریف کی دیواروں اورجالیوں کو ذریعہ عبادت بنانے سےانسان اللہ تعالی سے دوری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرتا۔

سوم :

بعض زائرین کرام منبر اورمحراب اورمسجد کی دیواروں کوچھوتے ہیں اوریہ سب کچھ بدعات میں شامل ہے ۔

چہارم :

یہ غلطی بہت عظیم اور سنگین گناہ ہے کہ بعض زائرین کرام اپنے مصائب دورکرنے کے لیے یا اپنی فرمائشیں پوری کروانے کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں یہ شرک اکبر اوردین اسلام سے خارج کردینے والا گناہ ہے اللہ اور اسکا رسول کسی صورت میں اسے پسند نہیں کرسکتے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدا)

اورمسجدیں تواللہ تعالی کے لیے ہی خاص ہیں لہذا تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو الجن (21)

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين)

اورتمہارے پروردگار کا کہنا ہےکہ مجھے ہی پکارومیں تمہاری پکارکا جواب دیتا ہوں ، اور وہ لوگ جومیری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ورسوا کرکے جہنم میں ڈال دیے جائیں گے غافر (60) ۔

اورایک مقام پراللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

(إن تكفروا فإن الله غني عنكم ولا يرضى لعباده الكفر)

اگر تم کفر کروگے تواللہ تعالی تم سے بے پرواہ ہے اوروہ اپنے بندوں کے لیے کفرپسند نہیں کرتا الزمر (71)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےایك شخص كا يہ قول " جواللہ تعالی اورآپ چاہیں " پسند نہیں کیا بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا : (کیا تونے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے ، اللہ تعالی اکیلا ہی جوچاہے) ابن ماجہ (2118)

توپھر اس شخص کے بارہ میں کیا ہوگا جورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوپکارے اوران سے مانگے اوراپنی تکلیفات دورکرنے کا کہے اوران سے نفع مانگے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(قل لا أملك لنفسي نفعا ولا ضرا إلا ما شاء الله)

آپ فرمادیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع اورنقصان کا اختیارنہیں رکھتا مگراتنا ہی کہ جتنا اللہ تعالی چاہے الاعراف (188) ۔

اورایک دوسرے مقام پر فرمایا :

(قل إني لا أملك لكم ضرا ولا رشدا قل إني لن يجيرني من الله أحد ولن أجد من دونه ملتحدا)

کہہ دیجئے کہ میں تمہارے کسی بھی نفع اورنقصان کا مالک نہیں ہوں، کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی بھی اللہ تعالی سے نہیں بچا سکتا اورمیں کسی صورت میں اسکے سوا کہیں اورجائے پناہ بھی نہیں پا سکتا الجن (21)

لہذا مومن کوچاہیے کہ وہ اپنی امیدیں اور چاہتیں اس خالق ومالک سے ہی وابستہ کرے جس نے اسے پیدا فرمایا ہے، جو اسکی خواہشات کو پورا کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے، اور جس سے اسے خدشہ اورڈر ہو اُسے دور کرنے کا بھی اختیار اسی کے پاس ہے، اورمومن کوچاہیے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان، اُن سے محبت ، ظاہری وباطنی اتباع وپیروی اوراطاعت کے حق کو پہچانے،اور اللہ تعالی سے اس پرثابت قدم رہنے کی توفیق طلب کرتا رہے اوراللہ تعالی کی عبادت غیر شرعی طریقے سے مت کرے.